



سوال

(175) اَلتَّقْوَا فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ كَا مَطْلَب؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آتا ہے :

«اَلتَّقْوَا فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَانَّهُ يَنْزُرُ بِتُورِ اللّٰهِ» (الحدیث)

”مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔“

تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور الہی کے ذریعہ سے علم مغیبات نہیں رکھتے، حالانکہ آپ مجمع النورین تھے۔ ایک نور نبوت اور دوسرا نور الہی چنانچہ آپ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خاص بات جو انہوں نے اپنی بیوی ام الفضل سے کہی تھی بدر کے دن بتلائی جبکہ انہوں نے فدیہ بلوم بدر دینے سے یعذر کیا یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ آپ علم مغیبات رکھتے اور آپ عالم الغیب تھے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فراست کے معنی ہیں کہ کسی کے رنگ ڈھنگ سے کسی بات کا پتہ لگانا سو یہ بہت محدود علم ہے۔ پھر علم غیب کی قسم سے بھی نہیں۔ چنانچہ نمبر اول کے جواب میں علم غیب کی تعریف سے ظاہر ہے قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہے :

وَلَنَنْزُرَنَّ فِي نَجْوَى النَّفْسِ (پارہ ۲۶، رکوع ۷)

”یعنی اے محمد! تو منافقوں کو طرز بات میں پہچان لے گا۔“

دوسری آیت میں ہے :

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ خِزْيًا فَلْيُفْزِعُوا وَإِنْ يَلْقَوْا تِجَارَةً أَوْ خِزْيًا فَلْيُفْزِعُوا (المنافقون)



”اے محمد! جب تو منافقوں کو دیکھتا ہے تو ان کے جتنے تجھے تعجب میں ڈالتے ہیں اور اگر بات کرتے ہیں تو ان کی بات کو سنتا ہے، گویا کہ وہ لکڑیاں (دلوارسے) کھڑی کی گئی ہیں۔“

تیسری آیت میں ہے :

وَمِنَ آيَاتِ الْكِتَابِ مَرَدُّ عَلَى الْبِغَاطِ لَا تَعْلَمُهُمْ فَنَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (پارہ ۱۱، رکوع ۳)

”یعنی اہل مدینہ سے کئی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں اے محمد! ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں۔“

پہلی آیت میں پہچان کا ذکر ہے، دوسری میں ذکر ہے کہ تو ان کے جتنے دیکھ کر ان کو شریعت سمجھ کر ان کی بات توجہ سے سنتا ہے حالانکہ وہ نکلے ہیں۔ جیسے دلوارسے کھڑی ہوئی لکڑیاں بے کار ہیں۔ تیسری آیت میں صاف ہے کہ کئی منافقوں کا تجھے علم نہیں۔ حالانکہ وہ مہینے میں بہتے ہیں ان سب آیتوں کو ملا کر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وحی کے سوا عام حالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی انسانوں کی طرح ہیں صرف کسی پیشی کا فرق ہے کسی کی فراست زیادہ تیز ہے، عقلوں اور بنیائیوں وغیرہ میں فرق ہے مومن کی فراست نور ایمانی کی وجہ سے نسبتاً زیادہ تیز ہے اللہ کے نور سے نور ایمانی مراد ہے مگر اس کمی پیشی سے کوئی بشریت سے متجاوز نہیں ہو سکتا، اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لینا چاہئے اگرچہ آپ کی فراست نسبتاً تیز ہے مگر بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا چنانچہ اوپر آیات سے واضح ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک تو یہ علم محدود ہے ہر شے کا علم نہیں دوم علم غیب کی قسم سے نہیں بلکہ اسباب عادیہ سے حاصل ہے، سوم اس میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ فراست ضروری نہیں کہ صائب ہو۔ چنانچہ یہ مشاہدہ ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے بہت واقعات ہیں چنانچہ سورہ حشر کے شان نزول کا واقعہ اس قسم کا ہے جس میں ذکر ہے کہ یہود نے آپ کو ایک دیوار کے نیچے بٹھایا، اور اوپر سے پتھر پھینک کر آپ کا کام تمام کرنا چاہا۔ مگر جبرائیل نے آکر اطلاع کر دی۔ اس موقع پر بجز وحی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور آپ کے ساتھیوں کی فراست کچھ نہ کر سکی، غرض اس قسم کے بہت واقعات ہیں پس اس کو علم غیب سے کوئی تعلق نہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

(عبداللہ امرتسری ۶ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ فتاویٰ المجددہ روپڑی: جلد اول، صفحہ ۲۲۲)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 389

محدث فتویٰ